ٹ

ٹائم اینڈ ٹائیڈ

یہ لندن کا مشہور مجلّہ ہے اس مجلّہ میں قائداعظم محمد علی جناح نے ایک بصیرت افروز مقالہ لکھا۔ یہ مقالہ ٹائم اینڈ ٹائیڈ کی اشاعت 19 جنوری 1940ء میں شائع ہوا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اس مقالے میں اپنے اس نظریہ کی نہایت جامع وضاحت پیش کی تھی کہ مغربی طرز جمہوریت اس برصغیر کے لیے کیوں ناموزوں ہے، اور یہ کہ اس طرز جمہوریت کو یہاں کے لوگوں پر تھوپنا ہی جسم سیاست کا اصل ناسور ہے۔

اس مقالے کا ایک مختصر اقتباس یہ ہے:

''اس وقت ہندوستان جن آئینی عوارض کا شکار ہے۔ ان کو بہترین طریقہ پر اگر بیان کیا جائے تو صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ جسم سیاست میں جو بیماری کی جڑ پکڑے ہوئے ہے، یہ سب عوارض اس بیماری کی علامتیں ہیں۔''

ٹائمز (لندن)

3 جون 1914ء کو قائداعظم محمد علی جناح نے ٹائمز (لندن) میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے مضمون کا پہلا فقرہ بڑا پرزور تھا:

''برطانوی سلطنت، بلکہ ساری مہذب دنیا میں ہندوستان وہ واحد ملک ہے جس کے نظم و نسق میں صحیح معنوں میں عوام کی کوئی نمائندگی نہیں، اور جہاں نمائندہ حکومت کا کوئی نظام نہیں۔''

اس کے بعد انہوں نے اپنے دلائل تفصیل سے دہرائے اور بل کی خامیوں پر اپنے اعتراضات کی وضاحت کی۔

ٹائم میگزین (نیویارک)

اس میگزین نے اپنی 4 دسمبر 1939ء کی اشاعت میں قائداعظم محمد علی جناح کو ایسی اہم شخصیت قرار دیا کہ ان کی تصویر شائع کی اور ان کو مکمل طور پر منتشر ہندوستان میں اتحاد کے لیے عظیم ترین تنہا قوت قرار دیا۔

ٹائمز آف انڈیا

یہ بھارت کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ اس اخبار میں قائداعظم محمد علی جناح نے 1918ء میں اہالیان بمبئی کی جانب سے 29 اکابر کے دستخطوں کے ساتھ ایک مراسلہ بھیجا جس میں قائداعظم محمد علی جناح نے لکھا:

''میں اس جلسہ میں شرکت کرنا چاہتا ہوں۔ جو سبکدوش ہونے والے گورنر لارڈ ولنگڈن کے اعزاز میں منعقد کیا جانے والا ہے، تاکہ بمبئی میں لارڈ ولنگڈن کی یادگار قائم کرنے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرسکوں۔''

اس اخبار کا اجراء 1838ء میں جین اور ڈالمیا خاندان نے کیا۔ اس کے صرف دہلی ایڈیشن کی اشاعت 1,14,500 تھی۔ اس وقت یہ بیک وقت بمبئی، دہلی اور احمد آباد سے شائع ہو رہا ہے۔

ٹرانسفر آف پاور ان انڈیا

یہ مشہور و معروف کتاب ہے۔ اسے وی پی مینن نے تصنیف کیا۔ اس میں انہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کے بارے میں لکھا ہے:

''قائداعظم اور گاندھی جی ملاقات کا یہ عملی تجربہ برآمد ہوا ہے کہ مسلم لیگ کے مطالبے کی معین شکل ظاہر ہوگئی ہے، جس پر مسلم لیگ اب تک بغیر اس کی تعریف کیے ہوئے اصرار کر رہی تھی، اس سے عموماً مسلمانوں میں مسٹر جناح کی حیثیت بڑھی اور ان کا وقار بلند ہوا۔''

ٹرسٹی

(دیکھئے: راہِ جہاد)

ٹرومین کی یہود نوازی

جنگ کے دوران میں فلسطین کے عربوں نے نہایت شرافت اور رواداری کا مظاہرہ کیا۔ آئین شکن سرگرمیاں بند کر دیں، اور مساعی جنگ میں اتحادیوں کا ساتھ دیا۔ حکومت برطانیہ نے بھی ایک قرطاس ابیض شائع کر کے ایک حد تک انہیں مطمئن کر دیا۔

لیکن ہٹلر اور مسولینی کی شکست کے بعد اتحادیوں نے بجائے اس کے کہ فلسطین کو دادِ وفا آزاد کر کے دی جاتی۔ وہ فلسطین کو غلام بنانے کی اسکیمیں سوچنے لگے۔ ان سب میں پیش پیش جمہوریہ امریکہ کے صدر ٹرومین ہیں، جنہوں نے صدر روز ویلٹ کے عہد و میثاق کو توڑ کر اعلانیہ یہودیوں کے داخلہ فلسطین کی حمایت شروع کر دی، بلکہ حکومت برطانیہ پر زور ڈالا کہ وہ پابندیاں واپس لے لے، اور یہودیوں کو غیر مشروط طور پر فلسطین میں داخل ہونے کی اجازت دے۔

ٹرومین کی اس مکروہ اور قابلِ نفرت روش نے سارے عالم اسلام میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ مصر، سعودی عربیہ، یمن، شام، لبنان، عراق اپنی کمزوری، بے مائیگی اور نیم آزادی کے باوجود ایک ہو گئے۔ عرب لیگ عبدالرحمٰن عزام بے کی سرکردگی میں قائم ہوئی، اور تمام ممالک عربیہ نے فلسطین کی حرمت پر کٹ مرنے پر عہد کر لیا۔ ہندوستان بھی اس سے غیر متاثر نہ رہا۔

26 اکتوبر 1945ء کو قائداعظم محمد علی جناح کے حسبِ ہدایت ہندوستان کے طول عرض میں نہایت جوش وخروش سے ''یومِ فلسطین'' منایا گیا۔

(دیکھئے: فلسطین)

ٹریبیون

یہ لاہور سے شائع ہونے والا ہندو اخبار تھا، سردار دیال سنگھ نے ٹریبیون ٹرسٹ قائم کر کے اس اخبار کی مالی حالت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کیا۔ یہ اخبار کانگریس کو بڑے مفید سیاسی مشورے دیتا تھا مثلاً اس اخبار نے 7 فروری 1935ء کو کانگریس پر یہ اعتراض کیا:

''مسٹر جناح کی قرارداد کے پہلے حصے یعنی فرقہ وار فیصلے کی نسبت ووٹنگ کے وقت کانگریس نے غیر جانبداری قائم رکھی۔''

ٹرینٹی کالج

گول میز کانفرنس ناکام ہو چکی تھی۔ برطانوی مدبرین تلملا اٹھے تھے، اور سیاسیات ہند کے ہندو بزرجمہر اس سلسلے میں سدِ راہ ثابت ہوئے تھے۔

گول میز کانفرنس کی ناکامی کے بعد کیمبرج یونیورسٹی میں زیرِ تعلیم طلبا نے انڈین مجلس کے زیر اہتمام ایک کانفرنس منعقد کی۔ کیمبرج کے مسلمانوں نے بھی جناب ایم اے حسین کے

زیرِ اہتمام کانفرنس بلائی۔

جلسے میں قائداعظم محمد علی جناح سے تقریر کرنے کی درخواست کی گئی تو انہوں نے فوراً قبول کرلیا۔ 6 جون 1931ء کو جلسہ منعقد ہوا۔

جلسہ میں قائداعظم محمد علی جناح اپنی بہن محترمہ فاطمہ جناح کے ساتھ فرانس کی بنی ہوئی مشہور قیمتی گاڑی ہپانو سوئزا میں بیٹھ کر تشریف لائے جن لوگوں نے انہیں پہلی مرتبہ دیکھا تھا، وہ ان کی شخصیت سے بے حد مرعوب و متاثر ہوئے۔ ان کی خوش پوشی نے انہیں فوراً ہی نوجوان خوش باش طلباء کا محبوب بنا دیا۔ طالب علموں کے علاوہ جو علم دوست حضرات جلسہ میں شریک ہوئے ان کی حیرت کا وقت بعد میں آنے والا تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح کی تقریر کوئی گھنٹہ بھر جاری رہی جیسا کہ عام طور پر لوگوں کو معلوم ہے اس وقت تک وہ ہندو مسلم اتحاد کے بڑے زبردست حامی تھے، اور حالانکہ ان کے 14 مطالبات نے فرقہ پرست ہندوؤں کے دل میں ان کی طرف سے ایک کد پیدا کر دی تھی لیکن ان میں اکثر سچے دل سے یہی سمجھتے تھے کہ ہندو مسلمان اتحاد اگر کوئی حاصل کرسکتا ہے تو صرف مسٹر جناح۔''

انہوں نے کہا:

''ہندوستانی مسلمانوں کا ایک واضح کلچر اور طرز زندگی ہے جو انہی کے لیے مخصوص اور انہیں بے حد محبوب ہے، اور اس کے لیے ان کی خواہش ہے کہ آئین میں ان کے اس تمدن اور معاشرت کو پورا تحفظ فراہم کیا جائے۔''

دوسری اہم بات جو قائداعظم محمد علی جناح نے اس موقع پر کہی تھی وہ یہ تھی:

''مسلمانوں کے جائز مطالبات بھی اکثریت رکھنے والی قوم کے دل میں اس کی طرف سے بے اعتباری پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ رویہ مناسب نہیں۔''

اس موقع پر انہوں نے مصر کے زاغول پاشا کے ایک واقعہ کا ذکر کیا جس میں زاغلول پاشا نے اپنے ایک صحیح عمل سے قبطی اور مصری مسئلہ کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ اس کے برخلاف ہندو ہمیشہ مسلمانوں سے کوئی سودا کرنے اور سودے پر جھگڑے کی فکر میں رہتے ہیں۔ مسئلہ کو حل کرنے کا یہ طریقہ صحیح نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ ایک دوسرے پر بھروسہ کریں۔ ایم اے جین نے لکھا:

''حالانکہ اس جلسہ میں جناح صاحب نے مسلمانوں کے نقطہ نظر اور مسلمانوں کے وفد کے طرز عمل کی ترجمانی بڑی قابلیت اور کامیابی سے کی تھی لیکن انہوں نے اس موقع پر اس چیز کی وضاحت بھی کر دی کہ چونکہ عام طور پر مسلمان مشترکہ انتخابات کے حامی ہیں اس لیے آئین میں جدا انتخابات کا ہونا لازمی ہے۔''

''قائداعظم محمد علی جناح نے پورے مسئلے کو اس قدر وضاحت اور منطقی انداز سے پیش کیا کہ کیمبرج کے وہ نوجوان بھی جنہیں عموماً اپنی قابلیت کا پندار ہوتا ہے ان سے کوئی الٹا سیدھا سوال نہ کرسکے۔ اس طرح قائداعظم محمد علی جناح کی ذات کی بدولت کیمبرج مسلم ایسوسی ایشن کا پہلا جلسہ بے حد کامیاب رہا۔ اس بات سے ہمارے بعض ہندو دوست کچھ خوش نہ ہوئے اور ہم لوگوں کے تعلقات بظاہر بغیر کسی معقول وجہ کے کچھ دن تک کشیدہ رہے۔''

ٹمبر ر ایسوسی ایشن

6 اگست 1945ء کو جب قائداعظم محمد علی جناح بمبئی پہنچے تو ان کے اعزاز میں ٹمبرز ایسوسی ایشن نے ایک استقبالیہ دیا۔

''قائداعظم محمد علی جناح نے اس موقع پر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''شملہ کانفرنس میں حکومت اور کانگریس کے معاندانہ رویہ کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلم لیگ پاکستان کے سوال پر ان میں سے کسی ایک کو بھی خاطر میں نہیں لائے گی، میری خواہش ہے کہ حکومت فوری انتخابات منعقد کرانے کا اعلان کرے تاکہ کھرے اور کھوٹے کا فیصلہ ہو جائے۔''

استقبالیہ میں ٹمبر ایسوسی ایشن کی جانب سے مسلم لیگ فنڈ کے لیے قائداعظم محمد علی جناح کو ایک لاکھ روپے بھی پیش کیے گئے۔

ٹوپی کا عطیہ

قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظم محمد علی جناح 19 اپریل 1948ء کو پشاور کے اسمبلی ہال کے خوبصورت لان میں گارڈ پارٹی دی گئی اس موقع پر خان عبدالقیوم خان نے کوہاٹ کے مشہور مجاہد آزادی پیر شہنشاہ کا قائداعظم محمد علی جناح سے تعارف کراتے ہوئے کہا:

''پیر صاحب نے قسم کھا رکھی کہ جب تک انگریزوں کی غلامی سے نجات نہ ملے گی اس وقت تک وہ ننگے سر رہیں گے۔''

قائداعظم محمد علی جناح نے پیر شہنشاہ سے ہاتھ ملاتے ہوئے ان کے آزادی کے جذبے کی تعریف کی اور اردلی سے کہا کہ وہ ٹوپی لائے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی ذاتی ٹوپی کو ہاتھ میں لے کر پیر شہنشاہ کے سر پر رکھا اور کہا:

''آزادی حاصل ہوگئی ہے۔ اب آپ ٹوپی پہن لیں۔''

پیر شہنشاہ نے قائداعظم محمد علی جناح کی ٹوپی قائداعظم محمد علی جناح کے ہاتھوں سے پر سر پر کھنے کا شکریہ ادا۔ یہ ٹوپی اس وقت ''قائداعظم محمد علی جناح اور سرحد'' کے مصنف عزیز جاوید کے پاس محفوظ ہے۔

ٹوورڈز پاکستان

اس کتاب کو ڈاکٹر وحید الزمان نے تصنیف کیا، اور پبلشرز یونائیٹڈ لمیٹڈ لاہور نے مارچ 1964ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں آل انڈیا نیشنل کانگریس کے اجلاس منعقدہ ناگپور کی مکمل کارروائی شائع کی گئی ہے۔ اس میں مصنف نے یہ لکھا ہے:

''قائداعظم نے اسی اجلاس میں کانگریس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خیر باد کہہ دیا تھا کیونکہ قائداعظم کو ان تمام قراردادوں سے اصولی اختلاف تھا جو اجلاس میں پیش کی گئی تھیں اور جنہیں کانگریس نے منظور کرا لیا تھا۔

اس اجلاس میں انہوں نے گاندھی سے واضح الفاظ میں کہا:

''تمہارا راستہ غلط ہے اور میرا صحیح، کیونکہ آئینی اور قانونی طریق کار ہمیشہ درست ہوتا ہے۔''

قائداعظم محمد علی جناح اس بات کے مخالف تھے:

''طلبا کو سکولوں اور کالجوں سے اٹھا کر ہنگاموں اور مظاہروں کی راہ پر چلایا جائے۔''

ٹھٹھہ مسلم اسٹوڈنٹس یونین فیڈریشن

تحریک پاکستان کے دوران ملک بھر کے مسلم طلبا کی طرح ٹھٹھہ کے طلبا نے بھی یہ تنظیم قائم کی۔ غلام دستگیر اس تنظیم کے جنزل سیکرٹری تھے۔ اس کے قیام پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں قائداعظم محمد علی جناح کی قیادت پر پورے اعتماد کا اظہار کیا گیا اور شملہ کانفرنس کے مسئلہ پر مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید کی گئی تھی یونین نے قائداعظم محمد علی جناح کو یقین دلایا:

''حصول پاکستان کے لیے مسلمان ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔''

19 اکتوبر 1945ء کو مسلم سٹوڈنٹس یونین نے نواب زادہ لیاقت علی خان کو پھر اپنی بھرپور حمایت کا یقین دلایا اور انہیں لکھا:

''یہ مسلمانوں کا آخری امتحان ہے جس میں انہیں ثابت کرنا ہے کہ وہ ایک الگ اور منظّم قوم ہے۔''

ٹیگور، رابندر ناتھ

وہ عظیم بنگالی شاعر تھے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے 1941ء میں رابندر ناتھ ٹیگور کے انتقال کی خبر سنی تو انہوں نے ان کی وفات پر اظہار رنج و غم کیا۔ روزنامہ عصر جدید کلکتہ اور دیگر اخبارات نے اسے شائع کیا۔

رابندر ناتھ ٹیگور 6 مئی 1861ء کو کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں انہیں رابی کہا جاتا تھا۔ کم سنی میں والدہ کا انتقال ہوا تو والد نے تربیت کی۔ آٹھ سال کی عمر میں شاعرانہ اور ادبیانہ صلاحیتیں اجاگر ہوئیں۔ جب ان کے بڑے بھائی جیوتندراناتھ نے بھارتی رسالہ نکالنا شروع کیا تو انہیں اس رسالے کی مجلس ادارت کا رکن بنایا گیا۔ سرگزشت شاعر ان کی پہلی طویل نظم تھی۔ یوں آہستہ آہستہ انہوں نے ڈرامے بھی لکھنے شروع کیے۔ سٹیج ڈراموں کی وجہ سے موسیقی بھی ان کے رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی۔ انہوں نے نئے نئے راگ بنائے اور انہیں لفظی جامہ پہنانے میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ 1901ء میں ناول نویسی کی ابتدا کی۔ گیتا نجلی ان کی مشہور کتاب ہے، جس پر 1913ء میں انہیں نوبل انعام بھی ملا۔ 1914ء میں حکومت ہند نے انہیں سر کا خطاب دیا، مگر انہوں نے اسے واپس کر دیا رابندر ناتھ ٹیگور کا انتقال 1941ء میں ہوا۔

ٹیلی پرنٹر سروس

اردو اخبارات میں روزنامہ احسان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ 23 مارچ 1940ء کو اس کے ٹیلی پرنٹر سروس کا افتتاح قائداعظم محمد علی جناح نے کیا۔ جونہی قائداعظم محمد علی جناح ٹیلی پرنٹر کے قریب پہنچے تو ایسوسی ایٹڈ پریس کی طرف سے کریڈ پر ہدیہ تہنیت پیش کیا گیا جس کے الفاظ یہ تھے:

''ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا قائداعظم کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ جو ٹیلی پرنٹر کی افتتاحی رسم ادا کرنے کے لیے اس وقت دفتر احسان میں تشریف فرما ہیں۔''

قائداعظم محمد علی جناح نے کریڈ سے خبر پھاڑی اور پڑھ کر ایڈیٹر کے حوالے کر دی اور کہا:

''میں آپ کو اور ادارے کے دوسرے ارکان کو اس مبارک موقع پر مستحق مبارکباد سمجھتا ہوں۔ یقیناً آپ اسی طرح مسلمانوں کی خدمت انجام دیتے رہیں گے جس طرح ماضی میں آپ نے ان کی خدمات انجام دی ہیں۔''

جس وقت قائداعظم محمد علی جناح کی زبان سے یہ الفاظ نکل رہے تھے سردار اورنگزیب اور سردار عبدالرب نشتر قائداعظم محمد علی جناح کے قریب دائیں بائیں کھڑے تھے، اور باقی ماندہ مسلم لیگی لیڈر جن میں سر شاہنواز خان ممدوٹ اور میاں امیرالدین بھی شامل تھے۔ ایڈیٹر کے کمرے میں بیٹھے، چنانچہ ٹیلی پرنٹر سروس کی تنصیب سے مسلم اخبارات میں خبروں کی کمی کی شکایت دور ہوگئی۔